زکوٰۃ آرڈیننس اور صلوٰۃ آرڈیننس کی بعض اسلامی دفعات کا آغاز کرکے اچھے اقدامات کیئے ہیں جہاں ہم صدر صاحب کی ان کوششوں کو سراہتے ہیں وہاں ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکیں گے کہ جنابِ صدر اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں موجودہ پیش رفت نہ صرف سست بلکہ نتائج کے اعتبار سے انتہائی مایوس کن ہے اور آپ کے نافذ کردہ آرڈیننس میں خاصے سُقم ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے۔ تین قوانین کا بہ یک وقت رائج ہونا اسلامی دستور کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑا روڑا ہے۔ جناب صدر اگر آپ واقعی اس ملک میں اسلامی نفاذ چاہتے ہیں تو سوڈان کی طرح سول کورٹس اور مارشل کورٹس کو یکسر منسوخ کر دیں صرف شریعت کورٹس کو باقی رکھیں کم ازکم قانون کی وہ دفعات جن کی توثیق اسلامی نظریاتی کونسل نے کردی ہے۔
انہیں تو کم ازکم خلوص سے نافذ کریں ورنہ نیم دروں نیم بیروں کا انداز بھیانک نتائج پر منتج ہوسکتا ہے۔

جنرل محمد ضیاءالحق نے گذشتہ دنوں پاکستان کو درپیش خطرات کا برملا اعلان و اعتراف فرمایا ہے جب کہ سیاسی جماعتیں سیاسی لوگ اور ملک کے بھی خواہ اور حساس حضرات ایک عرصہ سے اسی قسم کا واویلا کررہے ہیں لیکن ان کی کسی بات کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھا گیا روس کے جارحانہ عزائم اشتعال انگیزیاں بھارت کی ریشہ دوانیاں اور اسرائیل کی سازشیں پاکستان کے ایٹمی ری ایکٹر کو تباہ کرنے کے مذموم عزائم اب کوئی مخفی راز نہیں ہیں ان حالات کا تقاضا ہے کہ ملک میں خوشگوار ماحول پیدا کیا جائے سیاسی کشیدگی اور افسرشاہی کی اشتعال انگیزی ختم کی جائے رواداری اور اعتدال کو بروئے کار لاکر ملکی فضا کو درست کیا جائے

نوابزادہ نصراللہ خاں، ایئرمارشل اصغرخاں، غلام مصطفےٰ جتوئی اور بعض نامور سیاسی قائدین اور کارکنوں کو رہا کرکے صدر صاحب نے بہت اچھا اقدام کیا ہے یقیناً فضا کو خوشگوار بنانے میں ان کی رہائی سے مدد ملے گی۔ لیکن سیاسی قائدین پر صوبہ بدری اور شہر بدری یہ کسی خوفناک طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے ہماری بن تلی رائے یہ ہے کہ ملک

کے امن وسکون کو مستحکم کیا جائے سیاسی افراد و اشخاص سے پابندیاں یکسر اٹھائی جائیں بعض گرفتار شدہ سیاسی قائدین کو رہا کیا جائے۔ ملک میں جماعتی انتخاب کی بنیاد پر انتخابات کے ٹائم ٹیبل کا اعلان کیا جائے مجلس شوریٰ کے بعض "شہزادوں" کو سیاسی زبان درازی سے روکا جائے۔ تاکہ ملک کی فضا ہر قسم کے بادسموم سے محفوظ رہ سکے اس میں خوشگوار ماحول پیدا ہو سکے۔ روا داری، تحمل، برداشت اور آزادیٔ اظہار کو شعار بنایا جائے۔

ملک میں بعض نام نہاد دینی جماعتیں اور نام نہاد علماء ملک میں فرقہ وارانہ ماحول پیدا کرکے ملک کے حالات کو نہایت سنگین بنا دینا چاہتے ہیں فرقہ واریت وہ عفریت ہے اگر ایک مرتبہ یہ بوتل سے نکل گیا تو پھر ملک کو دنیا کی کوئی طاقت تباہی سے نہیں بچا سکتی۔

قرطبہ غرناطہ قاہرہ بغداد استنبول اور دلی کو اسی فرقہ واریت کے عفریت نے تباہ کیا ہے۔ مولانا حکیم فیض عالم صدیقی مولانا حافظ قاسم محمود مولانا اسلم قریشی اور مولانا اشرف ہاشمی اسی فرقہ واریت کے عفریت کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اس کے نتیجے میں جمعیت اہلحدیث کے نائب ناظم نامور خطیب مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی اور ان کے ساتھی مولوی محمود احمد رضوی اور ان کے یمین ویسار اسی فرقہ واریت کو ایک عرصہ سے ہوا دے رہے ہیں۔ بلکہ علامہ احسان الٰہی صاحب ظہیر کی کتاب البریلویت کو اچھال کر ملک کی فضا کو نہایت مسموم بنایا جارہا ہے۔ فرقہ پرستوں سے حکومت کا یہ احتراز و اغماض کسی خوفناک مستقبل کا آئینہ دار ہو سکتا ہے حکومت کو فریق بننے کی بجائے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے اور ملک کے ہر شہری کیلئے امن و سکون مہیا کرنا چاہیے۔ ہمارے اس خلفشار، انتشار اور فرقہ واریت کا ایک ہی حل ہے۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم آؤ ہم اللہ پاک کے قرآن اور رسول اللہ ؐ کے فرمان (حدیث) پر اکٹھے ہو جائیں۔ مولانا نیازی کے فارمولۂ اتحاد کی بجائے کتاب و سنّت کو معیار اتحاد قرار دے کر کتاب و سنت کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں۔ ملک کی بقاء استحکام اور ہماری آبرو کے تحفظ کا راز اسی میں مضمر ہے۔

(اسلم سعدی)